دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

استفتاء

اشتہار شائع کرکے اور لوگوں کو دعوت دیکر شیخ کے ساتھ اجتماعی اعتکاف کا طریقہ قابلِ اجتناب ہے

محترم جناب حضرت مفتی صاحب زید مجدکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ایک سوال خاص اہمیت کے پیش نظر جناب والا کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کی جارہی ہے، آنجناب کی تحریر پوری توقع ہے کہ سب کے لئے باعث تشفی ہوگی اگرچہ آپ کی گراں قدر مصروفیات کا احساس بھی دامن گیر ہے مگر آں محترم کے قلم کو اللہ تعالی نے اعتبار خاص عطا کیا ہے اس لئے زحمت دی جارہی ہے۔

عرض یہ ہے کہ آجکل مشائخ عصر کا ایک طبقہ رمضان کے آخری عشرے میں اجتماعی اعتکاف کا اہتمام کرتا ہے جس میں لوگوں کی بڑی تعداد اکھٹی ہوتی ہے، اس کے لئے تداعی کی مختلف صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، مثلاً اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں ان کو اخبارات اور واٹسپ سے پھیلایا جاتا ہے، مختلف انداز سے ترغیب دی جاتی ہے، انفرادی اعتکاف کی بہ نسبت اجتماعی اعتکاف کے فائدے گنوائے جاتے ہیں، بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ محلے کی مساجد میں سنت علی الکفایہ کے لئے بھی معتکف مشکل سے ملتا ہے کیوں کہ اہل محلہ بھی اسی متعینہ مسجد کا ہی رخ کرتے ہیں، پھر اہل ثروت کو اس کے اخراجات کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، مصارف کے لئے مختلف تدابیر ہوتی ہیں۔

اس کی مستقل ایک خاص حیثیت بن گئی ہے، اس میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے، اس کی اہمیت کے لئے

کہا جاتا ہے کہ مریدین کو اپنے شیخ کی صحبت میں رہنے کا موقع مل جاتا ہے جس کی ضرورت اپنی جگہ ہے مگر موجودہ صورت حال میں اس مرتب شکل کے اجتماعی اعتکاف کے مالہ وماعلیہ کو دیکھتے ہوئے حکم شرعی کیا ہوگا؟

یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ آج جو صورت حال ہے وہ سامنے ہے، آئندہ مزید کیا کیا ہوگا اور پھر وہ سب دین کا حصہ قرار پائے گا جیسا کہ دیگر بعض چیزوں میں غلو کا صاف مشاہدہ ہورہا ہے۔ اس لئے بعض علماء اجتماعی اعتکاف کی ہئیت کذائیہ کو بدعت کہتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ نفلی کام کو مخصوص حیثیت سے تداعی کے ساتھ کرنے کے حال وآل کے پیش نظر کیا حکم ہوگا؟ تحریر فرمادیں۔ عین کرم ہوگا۔

والسلام مع الاحترام

احمد سعد قاسمی

۱۹ ؍ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

الجواب حامداً ومصلیاً

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نفلی عبادات میں شریعت کا مزاج یہ ہے کہ ہر شخص اپنی عبادت تنہا طور پر یکسوئی سے ادا کرے، اس کو اجتماعی صورت میں ادا کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اگر اجتماعی شکل کو ضروری یا زیادہ ثواب کا موجب سمجھا جائے تو یہ بدعت بن جاتا ہے۔ اسی لئے فقہاء کرام نے نفلی نماز کو تداعی کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کو مکروہ فرمایا ہے۔

اعتکاف ایک نفلی عبادت ہے، اور انفرادی طور پر ادا کیا جاتا ہے، یہی متوارث چلا آرہا ہے۔ لہذا اس کو اجتماعی شکل دینے کے لئے اشتہار شائع کرنا، پھر اہل خیر حضرات کو ان کی دعوت کی طرف متوجہ کرنا مزاج

شریعت سے میل نہیں کھاتا، اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو بعد میں اس میں غیر شرعی امور کے داخل ہونے کا قوی اندیشہ ہے، اس لئے قابل اجتناب ہے۔

نیز اپنے محلے کی مسجد کا حق دوسری مساجد کے مقابلے میں زیادہ ہے، دوسرے محلّہ یا دوسرے شہر میں جا کر اعتکاف کرنے کے بجائے اپنے محلے کی مسجد میں ثواب زیادہ ہے، اس لئے ہر شخص کو اپنے محلے کی مسجد میں اعتکاف کا اہتمام کرنا چاہئے۔

البتہ اگر کوئی شخص لازم اور ضروری سمجھے بغیر اس نیت سے اپنے شیخ کی مسجد میں اعتکاف کرے کہ کچھ دن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملے اور ان کی تعلیم وتربیت سے مستفید ہو تو اس مقصد کے لئے ان کی مسجد میں اعتکاف کرنا ممنوع نہیں ہوگا۔ اور یہ بھی درحقیقت انفرادی عبادت ہی ہوگی، اگرچہ صورۃً اجتماع کی شکل ہوگی۔ اس کی نظیر نماز کے بعد کی دعا ہے کہ یہ اصلاً انفرادی دعا ہے لیکن ہر شخص جب انفرادی طور پر دعا کرتا ہے تو ضمنی طور پر اجتماع کی شکل بن جاتی ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس مقصد کے لئے اشتہار شائع کرنا، لوگوں کو اعتکاف کے عنوان سے دعوت دینا، یا کھانے پینے کی دعوتوں کا اہتمام کرنا اور اہل خیر کو اس کی طرف متوجہ کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کسی جگہ ان باتوں کا اہتمام ہونے لگے تو متعلقہ شیخ پر لازم ہے کہ اپنے متعلقین کو ان امور کے مفاسد بتلا کر ان سے روک دے تاکہ آئندہ زمانہ میں مفاسد کا سدّ باب ہو سکے۔

الدرالمختار (٢/ ٤٨)

(ولا يصلى الوتر و) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) أى يكره ذلک على سبيل التداعي، بأن يقتدى أربعة بواحد كمافى الدرر، ولا خلاف فى صحة الاقتداء اذلامانع نهر.

فى الشامية : مطلب فى كراهة الاقتداء فى النفل على سبيل التداعى وفى صلاة الرغائب.

(قوله أى يكره ذلک) أشار الى ماقالوا من أن المراد من قول القدورى فى مختصره لا يجوز الكراهة لا عدم أصل الجواز ، لكن فى الخلاصة عن القدورى أنه لايكره ، وأيده فى الحلية بما أخرجه الطحاوى عن المسور بن مخرمة ، قال: دفنا أبابكر . رضى الله عنه . ليلا فقال عمر . رضى الله عنه . انى لم أوتر، فقام وصففنا وراء ه فصلى بنا ثلاث ركعات

لم يسلم الا في آخرهن ، ثم قال : ويمكن أن يقال : الظاهر أن الجماعة فيه غير مستحبة ، ثم ان كان ذلك أحيانا كما فعل عمر كان مباحا غير مكروه ، و ان كان على سبيل المواظبة كان بدعة مكروهة لأنه خلاف المتوارث ، وعليه يحمل ماذكره القدوري في مختصره ، وماذكره في غير مختصره تحمل على الأول ، والله أعلم اهـ.

(قوله على سبيل التداعي)هو أن يدعو بعضهم بعضاً كما في المغرب ، وفسره الوالي بالكثرة وهو لازم معناه . والله اعلم بالصواب .

(سید حسین احمد)
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۳/شعبان ۱۴۴۴ھ
۶/مارچ ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۳-۸-۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف
۱۴-۸-۱۴۴۴ھ

☆☆☆